REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۷ ظہور ۱۳۳۷ ہش | ۱۷ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

آج حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات کا ذکر فرما کر احباب کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۱۳ اگست (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے فرمایا۔

"الیکٹرو کارڈیوگرام کے ذریعہ معائنہ ہوا جس کا نتیجہ کل ملیگا۔ آج طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے"

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعا فرمائیں۔

سرحدی تنازعات پر ملک نون اور پنڈت نہرو کے درمیان برقی پیغامات کا تبادلہ

لنڈن میں پاکستانیوں کے ایک اجتماع سے ملک فیروز خان نون کا خطاب

لنڈن ۱۶ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون نے کہا ہے کہ سرحدی جھگڑوں کے پُرامن تصفیہ کے لئے ان کے اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان تار کے ذریعہ بات چیت ہو رہی ہے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے یہاں "یوم پاکستان" کے موقعہ پر پاکستانیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے دوران تقریر میں کہا یہ بات افسوسناک ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہیں اس کی وجہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان ہر مسئلہ کا پُرامن تصفیہ چاہتا ہے۔

سرحدی تنازعات کے سلسلہ میں ملک نون نے کہا کہ پاکستان جو کچھ کر رہا ہے۔ اپنے علاقے کی حفاظت کیلئے کر رہا ہے کیونکہ اگر پاکستان کی ایک انچ زمین بھی دے دی گئی۔ تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ہم اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ پاکستان کی ایک انچ بھی زمین ہمارے ہاتھ سے نکل کر غیروں کے ہاتھ میں چلی جائے ۔۔۔ اسی طرح اگر ہندوستان کی کوئی ایک انچ زمین بھی ہمارے پاس ثابت ہوئی۔ تو وہ ہم اسے دیدیں گے۔ لکشمی پور کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ علاقہ پاکستان کا ہے۔ چنانچہ گزشتہ انتخابات کے وقت یہ علاقہ مشرقی پاکستان کی انتخابی فہرستوں میں شامل تھا ۔ اور ان انتخابی فہرستوں کے مطابق ہی ۔ ۔ ۔ ۔ وہاں انتخابات ہوئے تھے۔ ہندوستانی فوج نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا بالآخر مجبوراً پاکستانی پولیس کو یہ علاقہ خالی کرانا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ سرحدی علاقوں میں ہر جگہ ہندوستان نے ہی قبضہ کیا ہے۔ پاکستان نے کبھی ایسا کوئی اقدام نہیں کیا۔ ان تنازعات کے پُرامن تصفیہ کے لئے میں پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے ریڈ کلف ایوارڈ کے مطابق تصفیہ نہ ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا مجھے یقین ہے کہ وہاں اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری ضرور ہوگی۔ پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ عرب ممالک کے متعلق انہوں نے کہا۔ ہم ان کے دلی خیر خواہ ہیں اور ان کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے دعاگو ہیں۔ ان کی طاقت میں اضافہ ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔

سمن آباد کی اراضی کے متعلق "نوائے وقت" کا

غلط اطلاعات پر مبنی اداری نوٹ

معاصر "نوائے وقت" نے اپنی اشاعت ۱۴ اگست ۱۹۵۸ء میں سمن آباد کی اراضی کے متعلق کسی نامہ نگار کی اطلاع کی بناء پر ایک اداری نوٹ شائع کیا ہے۔ جو سراسر غلط واقعات پر مبنی ہے۔ اور جس میں کوئی ایک واقعہ بلکہ کوئی حصہ بھی درست نہیں ہے ۔۔۔ ہمیں معاصر "نوائے وقت" کے متعلق بہت حسن ظن ہے۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ اس میں جو بات بھی لکھی جاتی ہے وہ بالعموم تحقیقات کی بناء پر لکھی جاتی ہے لیکن ہمیں سخت افسوس ہے کہ اس معاملہ کے متعلق احتیاط نہیں برتی گئی۔ حالانکہ معاصر کے لئے بڑا آسان تھا۔ کہ وہ محکمہ متعلقہ سے صحیح حالات معلوم کر لیتا۔ تا کہ سراسر غلط واقعات کی بناء پر لکھنا نہ پڑتا۔ اس فروگزاشت کا اب صرف یہی علاج ہے۔ کہ معاصر اب بھی متعلقہ محکمہ سے صحیح حالات معلوم کرے۔ اور اگر اس کے نامہ نگار کی معلومات سرتاپا غلط ثابت ہوں۔ تو اس کی تردید خود ہی شائع کرے۔ اخبار کا بھرم قائم رکھنے کے لئے یہی طریق بہترین ہے۔

سندھ میں سکھر بیراج پر پانی کے اخراج میں غیر معمولی اضافہ

سکھر ۱۶ اگست۔ دریائے سندھ میں سکھر بیراج پر پانی کا اخراج اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اس سے قبل اس کی صرف ایک مثال ملتی ہے۔ رات اخراج ۹ لاکھ ۹۱ ہزار کیوسک تھا۔ اور پانی کی سطح ۹-۱۸۹ فٹ تھی۔ رات گئے تک جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ ان کی رو سے سکھر سے شمال کی جانب ۹۰ میل تک بندوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا ہے۔

بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی شدید علالت

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ۔۔۔

میری والدہ صاحبہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آجکل کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ ان کی ایک آنکھ کی بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے ہیمریج ہوا ہے۔ اور دل پر بھی اثر ہے احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ حضرت میری والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ام متین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اگست

نقطۂ نظر کا سوال

صدق جدید لکھنؤ سے ایک نوٹ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"ایک تازہ طبی مقالہ سے۔

(۱) انسان کے کولہے کی ہڈیاں جو دھڑ کو ٹانگوں سے ملاتی ہیں۔ اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ تقریباً ایک ہزار پونڈ کا وزن برداشت کر سکتی ہیں۔

(۲) اوسطاً ہر فرد کے جسم کی ہڈیوں کی تعداد ۲۲۲ ہوتی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ مضبوط پنڈلی کی ہڈی ہوتی ہے۔ جو ۱۲ ہزار چھ سو پونڈ کا وزن سنبھال سکتی ہے

(۳) گھٹنے کا جوڑ سب سے زیادہ مضبوط جوڑ ہوتا ہے۔ اور کہنی کا جوڑ سب سے لچکدار

(۴) کھلی ہوئی فضا میں ہر سانس کے ساتھ خاک کے ۱۲½ کروڑ ذرے جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں اور شہر کی فضا میں اس سے بھی زائد

(۵) جتنی دیر میں انسان ایک سگار ختم کرتا ہے کمرہ ۴ ارب ذرات خاکستر سے بھر جاتا ہے ــــ یہ ساری خاک ناک کے ذریعہ چھن جاتی ہے۔

(۶) خون کی شریانیں جسم میں اتنی ہیں۔ اور یہ اس قدر باریک ہوتی ہیں کہ سوئی کے برابر موٹی نلکی میں ایک ہزار شریانیں سما سکتی ہیں۔ اور شریانوں کو اگر بچھا دیا تو ان سے ایک قالین ۵ ہزار گز مربع کا تیار ہو سکتا ہے۔

(۷) شریانوں عضلوں اور ہڈیوں کی مدد سے انسان ۲۰ ہزار قدم روزانہ چل سکتا ہے۔ اور ۵۰ سال کی عمر تک انسان کی روزانہ اوسط چلت پھرت کرہ زمین کے ۶ چکروں کے برابر ہو جاتی ہے۔

طبیب اپنا کام کر چکا اپنے معلومات اس نے پیش کر دیئے مسلمان کا کام صنعت و صناعت کے ہر ایسے حیرت انگیز نادر نمونے سے صناع تک پہونچنا، اس کی حکمت کی داد دینا اور اس کی قدرت پر اپنا ایمان تازہ کرنا ہے ــــ سائنس کی ہر شاخ اور ہر شعبے سے جتنی بھی معلومات اس قسم کے حاصل ہوتے جائیں سب سے کام خداشناسی میں ہی ترقی کا لیجئے۔

ضرورت صرف نقطۂ نظر کی تصحیح کی ہے وہی علوم و فنون جن سے شیطان کام خدا فراموشی کا اور نفس انسانی کو غفلت میں ڈالنے کا لیتا ہے۔ اس کا حربہ الٹ کر ان سے کام ایمان میں تازگی عرفان کی گہرائی اور پختگی کا لیجئے ــــ زوجہ ابولہب کی گردن میں پھندا تو ایک ہی بار پڑا تھا۔ آپ فی جیدھا حبل من مسد کا عمل شیطان کے مقابلہ میں ہر روز کر کے دکھاتے رہیئے۔"

طبیب نے انسانی جسم کی صرف نہایت محدود حکمتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اناٹمی کی ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے بھی انسانی جسم کی ساخت کی حکمتوں کا بہت ہی قلیل علم حاصل ہوتا ہے بیشک انسان نے اپنی ضروریات کے تقاضے سے علوم و فنون میں بڑی ترقی کی ہے لیکن جیسا کہ کہتے ہیں دریا میں سے ایک قطرہ کے برابر بھی علم حاصل نہیں ہوا اس کے باوجود انسان اپنے اس ذرا سے علم پر کتنا نازاں ہوتا ہے۔ اور کس طرح اپنی علمی اور مادی بے طاقت طاقتوں پر مغرور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صانع کائنات کا بھی انکار کر دیتا ہے۔

انسانی جسم تو خیر بہت بڑی چیز ہے ایک چیونٹی کی ساخت پر توجہ دیجئے چیونٹی کو بھی چھوڑیئے گھاس کی ایک پتے۔ اور ان حکمتوں پر غور کیجئے۔ اس کی ساخت میں نظر آتی ہیں زندگیاں اور زمانے ختم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک پتی کی حکمتوں کا پورا علم پھر بھی حاصل نہیں ہو سکا۔ پھر کتنی حیرانی ہے کہ آج جن لوگوں کو ان حکمتوں کے سمجھنے کی تھوڑی بہت توفیق ملی ہے۔ انہی کی عقل پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہمہ دان سمجھنے لگتے ہیں۔ اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ کائنات کا یہ کارخانہ اپنے آپ ہی چل رہا ہے۔ روس اور امریکہ فضا میں چند ہوائیاں چھوڑتے ہیں جن کی حقیقت بھی ابھی مبہم سی ہے کتنے مغرور ہو رہے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ جہاں تک انسانی عقل و ہنر کا تعلق ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن غور کیا جائے۔ تو یہ ہنرمندی کارخانہ کائنات کی ان ہنرمندیوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے جن سے یہ قائم ہے اور جاری ہے۔ قرآن کریم میں انسانی طاقت و حکمت کی بے بسی کا نقشہ ایک نہایت عجیب مثال سے کھینچا ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ انسان کی طاقت تو یہ ہے کہ اگر مکھی اس سے کوئی شے چھین لے۔ تو وہ اس کو بھی واپس نہیں لے سکتا۔

آج انسان نے ایسے آلات تیار کر لئے ہیں کہ وہ جزو لایتجزیٰ کا بھی انشقاق کر سکتا ہے لیکن اس ساری صنعت گری کے باوجود اللہ تعالے کی یہ شان ویسی کی ویسی ہی قائم رہتی ہے ہائیڈروجن کے ذرے کے حصوں کا علم بے شک انسان کو ہو گیا ہے۔ لیکن یہ علم بھی ابھی تک قیاسی ہے۔ اور جو عملی نتائج اس قیاس پر حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مزید تحقیقات پر یہ قیاس بھی غلط ثابت نہیں ہو گا۔

الغرض جو کچھ بھی انسان آج تک معلوم کر سکا ہے۔ اگرچہ وہ کائنات کی حکمتوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن وہ پھر بھی اتنا زیادہ ہے کہ ایک دانشمند اس سے صنعت کے صانع کا کچھ کھوج ضرور پا سکتا ہے۔ بیشک اتنے علم سے اللہ تعالے کا پتہ ضرور مل سکتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ بڑے بڑے دانشمند ان حکمتوں پر بقدر وسعت عبور حاصل کرنے کے باوجود اللہ تعالے کے منکر رہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مقام بھی پھسلنا ہے۔ گویا اللہ تعالے کی حقیقی شناخت کی۔ علوم و فنون کا یہ کمال ابتدائی منزل بھی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ایک دوراہا کہا جا سکتا ہے۔ جہاں سے ایک راستہ جنت میں لے جاتا ہے۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ صدق جدید کے مدیر نے اس لئے کہا ہے کہ

"ضرورت صرف نقطۂ نظر کی تصحیح کی ہے۔ وہی "علوم و فنون" جن سے شیطان کام خدا فراموشی کا لیتا ہے۔ اس کا حربہ الٹ کر ان سے کام ایمان کی تازگی عرفان

(باقی صفحہ ۸ پر)

مرکز سے استفادہ کے دو طریق

ــــ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ــــ

"الفضل ہمارے سلسلہ کا بڑا اہم آرگن ہے۔ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ... دوستوں کو چاہیئے کہ

الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ مرکز کا آرگن اگر پہونچتا رہے تو مرکز سے تعلق قائم رہتا ہے۔

میں نے بتایا تھا کہ آپ لوگوں کو بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ آپ یہ تو نہیں کرتے۔ کم سے کم الفضل پڑھ کے ہی آیا کریں۔ اس سے بھی کچھ تعلق ہو جائیگا۔ مگر الفضل کافی نہیں۔ بے شک الفضل خریدیں بھی اور لوگوں کو پڑھوائیں بھی۔ لیکن اس کے علاوہ خود عادت ڈال لیں کہ چاہے کچھ تنگی اٹھانی پڑے، کام کا کچھ تھوڑا بہت نقصان پہونچے۔ پھر بھی بار بار یہاں آتے رہیں۔ اور بغیر میری طبیعت پر بوجھ ڈالنے کے

فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

وہ طریق یہی ہے کہ نماز کے لئے میں گیا تو وہاں بات کر لی۔ اور کوئی مسئلہ پوچھ لیا۔" (تقریر حضرت اقدس برجلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء)

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء) (مینیجر الفضل)

ایک پادری کے اسلام پر چند اعتراضات اور انکے جواب

(از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

عیسائیوں کا دعویٰ

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں:-

"دورِ حاضرہ تحقیق و تدقیق کا زمانہ ہے۔ علمائے مغرب قرآن اور دیگر ادیان کی کتب کا مطالعہ کر کے بجنسہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جس پر حضرت محمد (صلعم) کے معاصرین پہنچے تھے کہ قرآن دیگر ادیان کی کتب سے ماخوذ ہے۔ ربی گیگر نے ۱۸۳۳ء میں ایک کتاب "یہودیت اور اسلام" تحریر کی اور ثابت کر دیا کہ اسلام یہود کا مقروض ہے۔ رئیس المتکلمین پادری ٹسڈل صاحب نے ینابیع الاسلام اور امام المناظرین مسٹر اکبر مسیح صاحب مرحوم نے تالیف القرآن پادری گولڈسیک صاحب نے ینابیع القرآن۔ اور پادری سلطان محمد خان نے ہمارا قرآن لکھ کر یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا کہ قرآن ایک تالیف ہے جو یہودی، عیسائی۔ صابی۔ عربی۔ زردشتی حکایات و رسمیات و اعتقادات و تعلیمات پر مشتمل ہے۔" (نور الہدیٰ حصہ اول ص۱)

اس کے علاوہ پادری ٹسڈل صاحب لکھتے ہیں:-

"اور اسلام کے بہت سے عقائد بلا شک و شبہ دوسرے دینوں سے اور ان کی کتابوں سے لئے گئے ہیں جو آنحضرت کے زمانہ میں موجود تھیں اور اب بھی ہیں تو دین اسلام کی بنیاد بالکل جڑ سے اُکھڑ جائے گی۔"

(ینابیع الاسلام ص۱)

اگر پادری صاحبان کے قائم کردہ اصول کے مطابق کوئی محقق یہ ثابت کر دے کہ بائیبل کے اکثر اجزاء یہودیت اور مسیحیت کے بہت سے عقاید بلا شک و شبہ دوسرے دینوں سے اور اُن کی کتابوں سے لئے گئے ہیں تو یہودیت اور مسیحیت کی بنیاد بالکل جڑ سے اُکھڑ جائے گی۔

پادری صاحبان نے اس غلط اصول اور معیارِ صداقت کو قائم کر کے قرآن مجید اور اسلام کے لئے گڑھا کھودنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ خود ہی اپنے قائم کردہ اصول کے مطابق اپنے کھودے ہوئے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مذہب کے اکثر اجزاء کا سرچشمہ غیر اسرائیلی اور مشرک اقوام بھی ہیں۔ بلکہ بائیبل کی مختلف کتب کے اکثر اجزاء ایکدوسرے کی نقل ہیں۔

ہمارا نظریہ

آغازِ عالم میں جب اس کرۂ ارض پر انسان کی تمدنی زندگی شروع ہوئی تو تمام بنی نوع انسان کا ایک ہی مذہب تھا اور سب لوگ ایک ہی اُمت تھے اور آج تک حقیقت کے لحاظ سے مذہب ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی ہے۔ صرف مختلف زمانوں کے لحاظ سے ان کی ظاہری شکل و صورت میں اختلاف نظر آتا ہے ورنہ وہ حقیقت جو مذہب کی اصل روح ہے ہمیشہ ایک ہی رہی ہے۔ جس طرح صاف اور شفاف پانی مختلف شکل و صورت کے برتنوں میں مختلف شکلیں اور صورتیں اختیار کر لیتا ہے اسی طرح مذہبی حقیقت مختلف زمانوں، مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں علیحدہ علیحدہ شکل و صورت میں جلوہ گر ہوتی رہتی ہے۔ جو پیغام بنی اسرائیل کے انبیاء سرزمین کنعان میں لوگوں کو سُناتے رہے حقیقت میں وہ وہی تھا جو ہندوستان کے اوتار اہلِ ہند کو سُناتے رہے۔ ایران کا پیغمبر زردشت اُسی مذہبی حقیقت کا حامل تھا جو چین کے پیغمبر کنفیوشس کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی۔

الغرض تمام وہ پیغمبر یا اوتار جو مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں حق و صداقت کی شمع روشن کرتے رہے وہ ایک ہی نور کے تقسیم کنندہ تھے۔ جدا جدا ملکوں اور جدا جدا قوموں میں الگ الگ پیغمبر یا اوتار بھیجنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک وسائل آمد و رفت کی وسعت کی وجہ سے دُنیا کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دینے کی بنیاد نہ پڑ گئی۔ جب دُنیا نے ایک مُلک کی صورت اختیار کرنا شروع کر دی تو اللہ تعالےٰ نے پہلے اوتاروں اور پیغمبروں کے مطابق ان بزرگوں کی صداقت کو تازہ کرنے کے لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے آکر تمام انبیاء کی صداقت کی تائید کی اور فرمایا "اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ (فاطر آیت ۲۵) وَلِکُلِّ قَوۡمٍ ہَادٍ (رعد آیت ۸) یعنی ہر قوم کے لئے نذیر اور ہادی ہوئے ہیں۔ وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا (النحل آیت ۳۷) اسی طرح آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ مَیں کوئی نیا پیغام لیکر نہیں آیا بلکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ وہی پیغام ہے جو مجھ سے پہلے میرے دوسرے بھائی مختلف قوموں کو مختلف زمانوں میں سُناتے رہے ہیں۔ اب اُسی پیغام کی تجدید تمام دنیا کے لئے اللہ تعالےٰ نے میرے ذریعہ کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔ آپ کا ظہور تمام نبیوں اور اوتاروں کی سچائی کا ظہور تھا۔

غیر بنی اسرائیل میں سلسلہ نبوّت

یہ ایک ایسا سنہری اصول اسلام نے بیان کیا ہے کہ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پادری صاحبان کو اس بات پر اصرار ہے۔ اور وہ بضد کہتے ہیں کہ سلسلہ نبوت صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص ہے لیکن حقیقت اور صداقت ایک ایسی چیز ہے جس سے انکار کرنا ایک مشکل امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی پادریوں کو اس سنہری اصول کے سامنے آخر کار جھکنا پڑا۔ چنانچہ پادری جے علی بخش صاحب نے اپنی کتاب "پیشگوئیاں مسیح کے بارہ میں" اس کو ان الفاظ میں تحریر کیا ہے:-

"مخفی نہ رہے کہ کتاب مقدس نے یہ کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ عبرانی نبوت ہی اصل نبوت ہے۔ مثلاً ملک صدق یترو اور بلعام غیر اقوام یعنی غیر عبرانی نبی تھے (پیدائش ۱۸/۱۴ خروج ۱۸ و گنتی باب ۲۳ و باب ۲۴) یہ ماننا مسیحیوں کے لئے ضروری نہیں کہ خدا نے اسرائیل کے سوا باقی سب قوموں کو بلا ہدایت چھوڑ دیا ہے بلکہ تواریخ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ خدا نے غیر اقوام پر بھی نبیوں کو برپا کیا۔ (ص۱)

اس کے علاوہ ڈاکٹر جے۔ پیٹرسن سمائتھ صاحب ڈی۔ ڈی لکھتے ہیں:-

"مجھے بہت افسوس ہوگا کہ اگر کوئی کہے کہ مسیحی دین اپنے پیرؤوں سے اس قسم کے یقین کا خواہاں ہے۔ کہ سارے عالم کے خدا اور باپ نے ساری غیر مسیحی دُنیا کو اپنی طرف سے کسی قسم کی روشنی دیئے بغیر اکیلا چھوڑ دیا۔"

(بائیبل کا الہام ص۲۱)

اسی طرح پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں:-

"اور کہ دنیا کی کسی اُمت کو اس نے ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑا۔ پس کوئی مذہب ایسا نہیں جو بالکل تاریکی اور بطالت ہو۔" (نور الہدیٰ حصہ اول ص۱۸)

پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر اخبار نور افشاں لاہور لکھتے ہیں:-

"حضرت ایوب ملک عرب کے شہر عوض کے گویا بادشاہ تھے۔ جن کے دوست عربی شہزادے تھے۔ وہ ایک ملک عرب کے موحدین کی چوٹی کے بزرگ تھے جن کی خدا پرستی کی دھوم کنعان کے موحدین تک پہنچی۔ اور انہوں نے آپ کی زندگی کے حالات لکھ کر مقدس نوشتوں میں شامل کیا۔ یترو مدیان کا کاہن تھا جو اپنی خدا پرستی میں اتنی شہرت رکھتا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ جیسا خدا پرست اور غیرت مند شخص چالیس برس تک اس کے گھر رہا۔"

(کوائف العرب ص۶۰)

پطرس کا بیان

کرنیلیس نامی صوبہ دار جو غیر بنی اسرائیل تھا (اعمال ۱/۲۸) پر رؤیا ہوئی اور اس نے خدا کے فرشتہ سے ہدایت پائی۔ (اعمال ۱۰/۲۲ و ۳۲) پطرس نے زبان کھول کر کہا۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں بلکہ ہر ایک قوم میں جو اُس

سے ڈرتا ہے اور راستبازی کرتا ہے وہ اس کو پسند ہے (اعمال ۱۰/۳۵-۳۴) اور خداوند کا بھید اس کے پاس ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ ان کو اپنے عہد کی شناسائی عنایت کرے گا (زبور ۲۵/۱۴) پس ثابت ہے کہ غیر بنی اسرائیل میں سے بھی جو لوگ خدا سے ڈرتے اور راستبازی اختیار کرتے ہیں۔ وہ اسے پسند ہیں۔ اور ان کے پاس خدا تعالےٰ کا بھید ہے اور اس کے عہد کی شناسائی۔

شاہ خورس اور شاہ صور

بت پرست بادشاہ شاہ خورس کی بابت خدا کہتا ہے "خورس کے حق میں کہتا ہوں کہ وہ میرا چرواہا ہے اور وہ میری ساری مرضی پوری کرے گا۔ . . . خداوند اپنے مسیح خورس کے حق میں یوں فرماتا ہے (یسعیاہ ۴۴/۲۸، ۴۵/۱) شاہ صور کے متعلق لکھا ہے :-

خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ تو خاتم الکمال ہے تو دانش سے معمور اور اصل جمال ہے تو عدن میں باغ اللہ میں رہا کرتا تھا تو ایک مسیح کیا ہوا کروبی (فرشتہ) تھا جو سایہ بخشتا تھا۔ ـــــــ اور میں نے تجھے خدا کے مقدس پہاڑ پر رکھا۔ تو اپنی پیدائش کے دن سے اپنی راہ رسم میں کامل تھا دیکھ تو دانی ایل سے زیادہ دانشمند ہے ایسا کوئی بھید نہیں جو تجھ سے چھپا ہو وغیرہ۔

(حزقیل ۲۸/۱-۱۵ کا خلاصہ)

اس کے علاوہ حضرت ایوب عربی تھے (تاریخ بائیبل ۴ کا) ان کا الہامی صحیفہ بائیبل میں درج ہے کسدی بت پرستوں میں سے حضرت بلعام نبی تھے (یشوع ۲۴/۱۳ پطرس ۲/۱۶) حضرت مسیح کی پردادی بی بی روت موآبی لونڈی تھی (روت ۱/۴) اس موآبی نسل کی بابت حکم خداوندی موجود ہے۔ کہ وہ کبھی ہمیشہ تک خداوند کی جماعت میں شامل نہ ہوں (استثنا ۲۳/۳ نحمیاہ ۱۳/۱) لیکن موآبی روت کا صحیفہ الہامی بائیبل میں موجود ہے۔ مصری بت پرستوں کے متعلق خدا فرماتا ہے :۔

رب الافواج اسے برکت دیگا
اور فرمائے گا۔
مبارک ہو مصر میری امت اسور
میرے ہاتھ کی صنعت

(یسعیاہ ۱۹/۲۵)

خدا نے بنی اسرائیل سے کلام کیا لیکن ابی ملک شاہ جرار سے بھی ہمکلام ہوا۔ (پیدائش ۲۰/۳) خدا کے فرشتہ نے ہاجرہ مصری سے بھی کلام کیا (پیدائش ۱۶/۹)

ہندو نبی

پادری صاحبان یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آریوں کا قدیم وطن وسط ایشیا ہے۔ اس سلسلہ میں پروفیسر بی بی رائے صاحب لکھتے ہیں :۔

عزرا کی کتاب کے آٹھویں باب میں جہاں کسفیا کا ذکر آیا ہے۔ وہاں پر عبدو نام ایک سردار اور "خدا کے گھر کے لئے خدمت کرنے والوں" کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ عبرانی لفظ عیدو ایک آریہ نام معلوم ہوتا ہے مثلاً آستر ۱/۱ میں عبرانی میں جس طرح ہدو لفظ سے ہندو مراد ہے (جیسے ہماری بائیبل میں ہندوستان لفظ سے ترجمہ کیا) اسی طرح حرف نون چھوڑ دینے سے سنسکرت اندو لفظ بھی عبرانی میں عیدو بن سکتا ہے اگر اندو اور عیدو ایک ٹھہرے تو یہ گمان غالب آتا ہے کہ کسفیا سے اہل ہنود کے بزرگوں کے رخصت ہونے کے بڑی مدت بعد بھی ان کا کچھ باقی ماندہ حصہ وہاں پر رہتا تھا جن کے ایک سردار کا نام عیدو یا اندو کاہن کے زمانہ تک کسفیا میں موجود پایا گیا ہے،

رشیوں کا آبائی وطن صفحہ ۴۹

اس مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ عیدو ایک آریہ نام ہے اور عبرانی ہدو سے ہندو مراد ہے۔ بائیبل میں ایک ہدو رام کا ذکر ملتا ہے (۱۔ تواریخ ۱/۲۱) عبرانی ہدو سے مراد ہندو اور رام بھی ہندوؤں کا نام ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح بائیبل میں عیدو نبی کا ذکر بھی موجود ہے (۲ تواریخ ۱۳/۲۲، ۱۲/۱۵) عیدو ایک آریہ نام ہے جہاں ظاہر ہے کہ حضرت عیدو آریہ قوم میں تھے پادری جے۔ جے لوکس صاحب لکھتے ہیں

"ڈاکٹر سر ولیم جونس کا خیال ہے کہ جس طوفان کا ذکر ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں ساتویں منو کے زمانہ میں پایا جاتا ہے وہ "منو" نوح کی طرف اشارہ کرتا ہے ان دونوں ناموں یعنی منو اور نوح میں کچھ موافقت ہے۔ جس کے سبب سے سر ولیم جونس کی رائے غور طلب ہے (پیدائش کی کتاب کے مضامین کا مجموعہ صفحہ ۶۲) اس کے علاوہ پادری بی۔ بی رائے صاحب لکھتے ہیں :۔

بائیبل میں نوح کا طوفان ایک مشہور واقعہ ہے۔ طوفان سے پیشتر خدا سے آگاہی پا کر نوح نے کشتی بنائی۔ جس کے وسیلے سے آٹھ جانیں اور ہر جاندار کی نسل بچ گئی۔ ہندوؤں کی عام کہانیوں

م کے مطابق جل پرلے کے وقت دیوتوت منو نے ایک کشتی بنائی۔ جس کے وسیلے منو خود اور سات رشی کل آٹھ جانیں اور تمام جانداروں کی نسل بچ گئی ــ علماء گمان کرتے ہیں کہ بائیبل نے نوح کو ہی ہندو کہانیوں میں منو کہا گیا ہے (۱) نوح اور منو کا کشتی بنانا۔ (۲) دونوں کہانیوں میں آٹھ جانوں اور تمام جانداروں کا بچ جانا۔ (۳) نوح اور دونوں کی کشتی کا ایک اونچے پہاڑ پر ٹک جانا۔ (۴) طوفان کے بعد نوح اور منو دونوں کا سوختنی قربانی چڑھانا وغیرہ

(وشنو کے دس اوتار صفحہ ۳)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریوں کے بزرگ جناب منو مہاراج کو ہی بائیبل نے نوح بنایا ہے۔ پس حضرت آریوں میں سے تھے۔

ـــــ (باقی) ـــــ

احمدی گریجوایٹوں کی اطلاع کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کے لئے فیلوز کے انتخابات عنقریب ہو رہے ہیں اس غرض کے لئے تمام ایسے احباب کو جنہوں نے بی۔ اے یا ایم۔ اے یا کوئی اور ڈگری کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہو اور ڈگری حاصل کر چکے ہوں اپنے تئیں ۱۴ر اکتوبر سے قبل رجسٹر کروالیں۔ اس کے لئے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے طلب فرمادیں۔ ایسے اصحاب کو یہ فارم کسی فسٹ کلاس مجسٹریٹ۔ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے سامنے پر کرنا ہو گا اور ان سے اس غرض کے لئے سرٹیفکیٹ لینا ہو گا۔ نیز اپنی اصل ڈگری۔ یا فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے کسی تعلیمی شعبہ کے انچارج سے تصدیق شدہ ڈگری کی نقل ساتھ بھجوانا ہو گی۔ ساتھ دس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر بھجوانا ہوں گے۔

امراء اور پریذیڈنٹ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جملہ گریجوایٹس اصحاب سے رجسٹریشن کی درخواست ضرور بھجوادیں۔

شکریہ احباب

محترم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی مرحوم کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جماعت احمدیہ کے جن احباب نے ہماری پرخلوص مدد کی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خاص طور پر شیخ عبد الحق صاحب کا جو راولپنڈی سے ہمارے ہمراہ آئے۔ اور خوشاب کے چوہدری نثار احمد صاحب کا جن کے پرخلوص تعاون اور محنت سے ہم اس فرض سے سبکدوش ہوئے۔ دعا ہے خداوند تعالےٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار عطاء اللہ
۵۱۲/۵۔ آنند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی

کامیابی

خاکسار کا لڑکا عزیزم امتیاز احمد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل اس سال میٹرک کے امتحان میں ۷۰۰ نمبر (ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سے) حاصل کر کے ضلع بھر میں اول آیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیزم کو خادم دین اور مزید کامیابی عطا فرمائے (خاکسار سلطان علی احمدی گکھڑ)

نوٹ :۔ مکرم سلطان علی صاحب نے مبلغ تین روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ (مینیجر)

ولادت

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ر ۸ کو بچہ عطا فرمایا۔ نومولود حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

اعانت الفضل

مکرم صوفی محمد عبد اللہ صاحب ربوہ نے اپنے لڑکے محمد اکرم کی امتحان میں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل دئے ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس تقریب پر آپ نے دعوت بھی دی جس میں بعض بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ (مینیجر الفضل)

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ جماعت کے ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود و المہدی المسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا فخر حاصل ہوا اور پھر انہیں زندگی بھر مختلف رنگوں میں دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے ہمیشہ ہی کشائش عطا فرمائے رکھی اور آپ نے بھی عمر بھر اپنے مال کو دل کھول کر دین کی خدمت اور غرباء کی مدد کے لئے خرچ کیا۔

ایک عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے انتہائی ذمہ دار عہدوں پر کام کیا لیکن کسی رنگ میں بھی سلسلہ کی طرف سے کوئی تنخواہ یا الاؤنس لینا پسند نہ فرمایا۔ سلسلے کی کوئی بھی تحریک غالباً ایسی نہیں جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ تبلیغی، تربیتی اور علمی لحاظ سے بھی آپ نے جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔ غرضیکہ آپ کی زندگی ہر اعتبار سے ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ذیل میں مختصراً آپ کے حالات زندگی اور نمایاں اوصاف کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

خاکسار خورشید احمد

بچپن، تعلیم و ملازمت

آپ کی ولادت ۱۸۷۲ء میں بستی شیخ ضلع جالندھر میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار میاں محمد فاضل صاحب آپ کو طفولیت میں ہی داغ مفارقت دے گئے۔ قدرے بڑی عمر میں یعنی آٹھویں سال ایک دیہاتی سکول میں تعلیم پانے لگے۔ طبیعت ذہین پائی تھی۔ پانچویں جماعت میں ضلع بھر میں اول رہے۔

انٹرنس تک تعلیم حاصل کر کے ۱۸۹۲ء کے آخر میں آپ نے دفتر ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس میں تبدیلی کرائی اور یہیں بقیہ مدت ملازمت گذاری۔ پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) میں آپ کو تندہی سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ انہی خدمات کے پیش نظر بغیر کسی اپنی ذاتی کوشش یا علم کے افسران دفتر نے سفارش کر کے آپ کے لئے "خانصاحب" کا خطاب منظور کرایا۔

۱۹۳۲ء میں آپ نے پنشن پائی۔ اور اسی سال کے آخر میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ جہاں آپ کو لمبے عرصہ تک خدمت سلسلہ کا موقعہ ملا ۱۹۳۴ء میں آپ کو حج پر جانے کی توفیق بھی ملی۔

قبول احمدیت

محترم خانصاحب مرحوم اپنی قبول احمدیت کا واقعہ یوں بیان فرمایا کرتے تھے

"۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ شملہ میں زمانہ ملازمت کے دوران میں مجھے چند ایک احمدیوں کے پڑوس میں رہنے کا اتفاق ہوا اور قدرتی طور پر ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وغیرہ کے متعلق گفتگو چھڑ گئی جو وقتاً فوقتاً کئی ماہ تک جاری رہی۔ میرے غیر احمدی دوست میری خوب تعریف کیا کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ یہ احمدیوں کا خوب مقابلہ کرتا ہے مگر میری طبیعت میں نہ ضد تھی اور نہ تعصب اور میں کہا کرتا تھا کہ واقعات کی تحقیقات اور عقائد کی ہر قسم کی تفتیش میں کسی قسم کی بدخلقی نہیں ہونی چاہیئے اور دیانتداری سے چھان بین کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے کبھی طعنہ زنی اور بدکلامی نہیں کی اور ہمیشہ دیانتداری سے تحقیقات میں لگا رہا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے تفسیر قرآن نویسی کے متعلق تحریری سوال و جواب ہو رہا تھا۔ میں نے ایک دوست کے ساتھ مل کر شروع سے اخیر تک سارا قرآن شریف باترجمہ پڑھا اور نیز پیر مہر علی شاہ صاحب کی ایک دو کتابیں پڑھیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب نے انہی دنوں میں ایک لمبا چوڑا اشتہار بھی حضرت صاحب کے خلاف شائع کیا جس میں بعض حوالے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے پیش کئے تھے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ ساری کتابیں جن کا اس اشتہار میں ذکر تھا احمدی دوستوں سے لے کر ان کا اس اشتہار سے مقابلہ کیا۔ ان میں بعض حوالے تو صحیح تھے اور بعض انہوں نے اپنے خیال کے مطابق توڑ مروڑ کر مطلب بیان کیا ہوا تھا۔ ان دنوں میں مجھے ایک دن مندرجہ ذیل خواب دکھائی دیا۔

"مجھے کسی نے خبر دی کہ مرزا صاحبؑ احمدیوں کے کمرہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں ان سے آ کر مل لو۔ چنانچہ میں گیا تو حضورؑ ایک چارپائی پر تہ بند باندھے بیٹھے تھے اور سر اور جسم پر کپڑا نہیں تھا۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام اور کہا برکت علی تم ہماری طرف کب آؤ گے۔ میں نے عرض کی "حضور اب آہی جاؤں گا"۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور صبح کا وقت تھا۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے واقعہ میں اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر میں نے اپنی طرف سے اس میں کچھ ملایا ہو تو مجھ پر اسی دنیا میں اور نیز آخرت میں عذاب الہٰی ہو۔ میں نے اس خواب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ہدایت کے لئے اشارہ سمجھا۔ کیونکہ جن حالات میں یہ خواب مجھے دکھائی گئی اس میں شیطانی دخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کے بعد میں نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر حاضر خدمت ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تجدید کر لی۔ میں نے اس وقت تک حضور علیہ السلام کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی حضور کی کوئی تصویر نظر سے گذری تھی۔ مگر بعد ازاں جب میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آیا تو حضور علیہ السلام کو اسی شکل میں دیکھا جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے مکان کے ساتھ جو ان کی بیٹھک ہے وہاں بھی جلسہ کے موقعہ پر مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ اس کے اوپر ایک چبوترہ تھا اور سامنے صحن تھا اتفاقاً میں وہیں ٹھہرا ہوا تھا۔ صبح غالباً آٹھ بجے کا وقت تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے صرف تہ بند باندھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ وہی شکل ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ ایمان تازہ ہوا اور اس کے بعد بہت سے نشان اللہ تعالیٰ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دکھائے اور کئی واقعات ایسے پیش آئے جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ احمدیت پر خاتمہ کرے اور موت کے بعد حضور کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین۔

خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدن پر جو میں نے کپڑا نہیں دیکھا تھا بلکہ صرف تہ بند بندھا ہوا دیکھا تو اس کی تعبیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے یہ بتائی کہ حضور علیہ السلام دنیا کی زیب و زینت سے بالا اور آزاد ہیں اور درویشانہ زندگی رکھتے ہیں۔"

آپ کی رفیقہ حیات

آپ کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کا نام عزیزہ بیگم تھا اور وہ منشی مولا بخش صاحب محافظ دفتر ضلع کچہری ہوشیارپور کی دختر تھیں۔ انکا خانصاحب مرحوم کا ساتھ اس دنیا میں قریباً ۵۲ سال رہا اور وہ ۲۱ دسمبر ۴۹ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۶۹ھ راولپنڈی میں ہی قریباً ۶۲ سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات اور جماعت شملہ

فرمایا کرتے تھے جب مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اولؓ کے وصال کی خبر بذریعہ تار شملہ میں آئی تو نماز جنازہ کے بعد میں نے دوستوں کو سمجھایا کہ یہ ہمیں معلوم ہے کہ جماعت میں اختلاف ہے اور اختلاف کی حالت میں یہ ناممکن ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے متعلق اتفاق رائے ہو۔ پس ہمیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نمونہ پر قدم مارتے ہوئے اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ جدھر کثرت رائے ہو ہم ادھر ہو جائیں۔ دوستوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اگلے روز قادیان سے تار موصول ہوئی کہ رائے عامہ سے حضرت میاں صاحب خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ میں نے اسی وقت دوستوں کے مکانوں پر جا کر بیعت کے لئے دستخط کرائے جو لوگ لاہوری عمائد کی طرف مائل تھے انہوں نے مخالفت کی۔ مگر میں نے سمجھایا کہ اس وقت تو ہمیں زیادہ حالات معلوم نہیں۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ کثرت رائے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہے۔ جس وقت مخالف تفصیلات آئیں تو ممکن ہے کہ ہم میں سے بعض تردد میں پڑ جائیں۔ اس لئے فوراً بیعت کر لینی چاہیئے۔ آخر بڑی ردوکد کے بعد انہوں نے بھی دستخط کر دیئے۔

قادیان اور لاہور میں خدمات

۱۹۳۲ء میں آپ کے قادیان کی مقدس سرزمین میں ہجرت کر آنے پر ابتداء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اور بعد ازاں نائب اور پھر جائنٹ ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ چنانچہ پہلے قادیان میں کم و بیش پندرہ سال خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا۔ اور بعد ازاں ہجرت کرنے پر آپ کو لاہور میں بطور ناظر بیت المال کا چارج لینے کا ارشاد ہوا۔ وہاں سے ۱۹۴۸ء میں آپ نے رخصت حاصل کر لی اور پھر بعض مجبوریوں کے باعث مزید خدمت کے لئے حاضر نہ ہو سکے۔

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں ۱۸
سالانہ اجتماع

۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بمقام ربوہ

(قسط نمبر ۲)

تحریری مقابلہ کے لئے عنوان حسب ذیل ہوں گے :-

۱- کمیونزم اور اسلام -
۲- مذہب اور سائنس -
۳- کفارہ کا رد -
۴- تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام
۵- اسلامی رواداری -
۶- دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا -
۷- مفتوح اقوام سے مسلمانوں کا سلوک -
۸- مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے
۹- اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے -

نوٹ :- مقالہ نگار حضرات کاغذ اور قلم دوات ساتھ لائیں -

ذہنی مقابلوں میں مندرجہ ذیل مقابلے شامل ہوں گے -

۱- پیغام رسانی - ۲- ذہانت -
۳- مشاہدہ و معائنہ -

علمی اور ذہنی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست ۲۰ اکتوبر ۵۸ء تک دفتر مرکزیہ میں آجانی چاہیئے -

تربیتی کلاس

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع سے معاً قبل ۱۳ سے ۲۴ اکتوبر تک تربیتی کلاس ہوگی - مجالس خدام الاحمدیہ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں -

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے -

۱- ضلع وار یا علاقائی طور پر جیسے بھی سہولت ہو مرکزی تربیتی کلاس کے نمونہ پر کلاسیں جاری کی جائیں یعنی ہر علاقہ یا ضلع کی مجالس ایک جگہ نمائندگان کو جمع کر کے مرکزی نمونہ کے مطابق کلاس جاری کریں - اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کا انتظام کرے گا

۲- ان علاقائی یا ضلع وار کلاسز میں شامل ہونے والے جن خدام کی تعلیم اعلیٰ ہو انہیں مرکزی کلاس میں بھجوایا جائے -

۳- رہائش اور خوراک کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا -

۴- مرکزی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۵۸ء تک مرکز میں آنے چاہئیں -

۵- اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکیں - نیز نمائندہ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو -

۶- ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۴۰ یا اس سے زائد ہو ایک نمائندہ ضرور بھجوائے -

۷- نمائندگان اپنے ہمراہ اٹھ کاپیاں پنسل - قلم دوات اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں

۸- خادم کا سامان

اس مرتبہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا کہ ہر خادم کے پاس اس کا سفری تھیلا معہ ضروریات کے مکمل ہو - مقام اجتماع میں داخل ہونے سے قبل گیٹ پر تھیلوں کی مکمل پڑتال کی جائے گی اور جس کا تھیلا معہ ضروری سامان کے مکمل نہ ہوا اسے اجتماع میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا - اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں اور ضروری سامان ان کے ساتھ ہو -

مطلوبہ سامان کی فہرست درج ذیل ہے :-

تھیلا - ایک سیر بھنے ہوئے چنے ایک مگ یا گلاس - ایک پلیٹ - سوئی - دھاگہ رسی - دیا سلائی - پنسل - دو گز لمبی اور چار انچ چوڑی پٹی یا ۳۰×۳۰ X ۴۰ انچ کا رومال - ایک موٹی چھڑی - ہر خادم کے لئے ایک چھوٹی بالٹی ساتھ ہونی ضروری ہے -

یہ امر ذہن نشین رہے کہ اجتماع کے موقعہ پر آب خورے برتن اور بالٹیاں نہیں دی جائیں گی - ان کا انتظام کر لینا ضروری ہوگا -

۹- اجتماع میں داخلہ

امسال اجتماع میں داخلے کے لئے چند ایک امور کا خاص خیال رکھا جائے گا - اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کی پوری پابندی کریں تا وقت پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے -

۱- کسی خادم کو مقام اجتماع میں ذاتی کی صورت میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی نہ مقامی نہ بیرونی - پس کوئی خادم اس خیال سے نہ آئے کہ وہ مقام اجتماع میں بغیر اجتماع میں شامل ہوئے داخل ہو سکے گا -

۲- اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کو اپنا نام معہ مکمل کوائف مقام اجتماع میں داخلہ سے قبل رجسٹر میں درج کرانا ضروری ہوگا - اس کے لئے عنقریب مرکزی دفتر کی طرف سے جملہ مجالس کو فارم بھجوائے جائیں گے جو انفرادی طور پر ہر خادم سے متعلق ہوں گے جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہے - مجالس اس بارہ میں اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوں گے تا اسی قدر فارم بھجوا دیئے جائیں

۳- اس مرتبہ مقام اجتماع میں کوئی دوکان نہیں ہوگی - اس لئے تھیلے میں چنوں کا ہونا ضروری ہے تا ناشتہ میں سہولت ہو ناشتہ چنوں کا ہوگا -

۴- خیموں کے لئے اراکین مکمل سامان اپنے ساتھ لائیں - ایک خیمہ کے لئے دو کھمبے یا دو ڈنڈے - چار لاٹھیاں - آٹھ کھونٹیاں اور رسی درکار ہوگی -

۱۰- اطفال

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال کا بھی اجتماع انہی تاریخوں میں ہو رہا ہے جس کا پروگرام بالکل الگ ہوتا ہے - بیرونی مجالس کی طرف سے اطفال بھی اپنے مربیان کے ہمراہ اجتماع میں شامل ہوں اطفال کے اجتماع کی تفصیلات علیحدہ رسالہ تشحیذ الاذہان میں اگست کی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہیں -

۱۱- اجتماع کا پروگرام

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام زیر ترتیب ہے - اس بارہ میں مجالس اگر کوئی مشورہ دینا چاہیں تو براہ کرم ۲۰ اگست ۵۸ء تک بھجوا دیں تا اس پر غور کیا جا سکے -

سالانہ اجتماع کے متعلق یہ تفصیلات آپ کی خدمت میں قبل از وقت پیش کی جا رہی ہیں - آپ اراکین مجلس کو اس بارہ میں مطلع کر دیں اور جن امور کے متعلق معینہ تاریخوں تک اطلاع اور کوائف منگوائے گئے ہیں ان کے متعلق بروقت مرکز کو علیحدہ علیحدہ اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں -

یہ اجتماع آپ کا ہے اور اس کو کامیاب بنانا بھی آپ کا فرض ہے - اس کی کامیابی کی یہی صورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین شامل ہوں - اور اس سلسلہ میں جو پابندی عائد کی جائے یا جو ہدایات دی جائیں ان پر پوری طرح کاربند ہوں تا ایک طرف کارکنان کو انتظام کرنے میں سہولت ہو اور دوسری طرف خود شامل ہونے والے کسی قسم کی پریشانی سے بچ جائیں - اس قسم کے اجتماعات کسی تنظیم کی روح کو زندہ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں - ان کے بغیر کوئی تنظیم اپنی زندگی کے آثار نہیں دکھلا سکتی اور اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود واطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے اس کو جاری فرمایا ہے - پس جو آپ میں سے زندہ ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کریں اور اپنے امام کی آواز پر لبیک و سعدیک کہتے ہوئے اجتماع میں شامل ہوں - یہ دنیا فانی ہے - خوش بخت ہے وہ خادم جسے چند روز اپنے آقا کے قدموں میں گزارنے کی سعادت حاصل ہو جائے -

والسلام

خاکسار :- سید داؤد احمد
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ حیدر آباد ڈویژن

مکرم ناصر احمد صاحب پرویز انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چندہ جات کی وصولی کے بارہ میں جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ حیدر آباد ڈویژن کی مجالس اس سلسلہ میں ان سے ہر ممکن تعاون کر رہی ہیں - لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ ان مجالس کے عہدیداروں اور جملہ خدام کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور جملہ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں - کہ اللہ تعالے ان کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے -

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۵۸ء کو شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام احمدی بچوں کا امتحان لیا گیا تھا جس کے لئے اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ بطور نصاب مقرر تھی۔ اس امتحان کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

امتحان میں بیسیوں مقامات کے ۳۲۷ اطفال شامل ہوئے۔ ان میں سے ۱۸۲ کامیاب ہوئے۔ گویا نتیجہ ۵۵.۵ فیصدی رہا۔ امتحان میں چونکہ کم سن بچے بھی شامل ہوئے اور بڑی عمر کے بھی اس لئے ان کے دو معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ معیار اول میں وہ بچے شامل ہیں جو آٹھویں جماعت میں یا اس سے اوپر کی کلاس میں پڑھتے ہیں۔ اور اس سے نچلی کلاسوں کے بچوں کو معیار دوم میں شامل کیا گیا ہے۔ معیار اول میں ۱۳۷ بچے شامل ہوئے جن میں سے ۱۳۲ کامیاب ہوئے۔ معیار دوم میں ۱۹۰ بچے تھے جن میں سے ۴۹ کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والے بچوں کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے آئندہ کی بہت سی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ جن بچوں کے نام اس میں درج نہیں۔ افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

اول اور دوم آنے والے بچوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ ان بچوں کو چاہیئے کہ اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں تاکہ انہیں انعامات بھیج دیئے جائیں۔

(معیار اول)
اول صفی اللہ صادق جماعت ہشتم دارالرحمت وسطی ربوہ ۴۲ حاصل کردہ نمبر
دوم محمد اکرم جماعت ہشتم جڑانوالہ ۴۱ ؍؍

(معیار دوم)
اول عبد الغنی جماعت چہارم دارالرحمت شرقی ربوہ ۳۴ ؍؍
دوم بشیر الرحمٰن جماعت سوم حلقہ رام سوامی کراچی ۳۷ ؍؍

مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ

معیار اول

منیر احمد جماعت نہم ملتان شہر ۳۷
مبارک ؍؍ ؍؍ ۲۸
اقبال احمد جماعت دہم بھیرہ (خادم) ۴۰
فضل الرحمٰن ہشتم ؍؍ ۲۲
رشید احمد جاوید دہم ؍؍ (خادم) ۲۶
نصرت الٰہی ہشتم ؍؍ ۳۴
مبارک احمد نہم ؍؍ ۳۸
احمد سعید اختر دہم ؍؍ (خادم) ۲۲/۵۰
محمد اعظم ؍؍ ؍؍ ۳۰
محمود مجیب اصغر نہم ؍؍ ۳۲
محمد شریف خاں دہم ننکانہ (خادم) ۳۶
عبد الحمید خاں دہم ؍؍ ۲۸
نصیر احمد نہم ؍؍ ۳۷½
محمد نسیم ؍؍ ۳۸
مرزا مجیب احمد ؍؍ راولپنڈی ۳۶
ظفر محمود ہشتم ؍؍ ۳۱
ریاض احمد نہم ؍؍ ۲۵
ملک منور احمد ہشتم ؍؍ ۱۹
بشیر احمد دارالصدر شرقی ربوہ
دہم (خادم) ۳۱
محمد کریم قمر دارالرحمت شرقی ہشتم ۴۰
عزیز الرحمٰن خالد دارالصدر شرقی
ربوہ جماعت سوم جامعہ ۱۷
منظور احمد ؍؍ ؍؍ ۲۰
سعید احمد دارالصدر شرقی ؍؍ ؍؍ ۳۱
منصور احمد مبشر دارالصدر شرقی
ربوہ VIII ۲۶

فاروق احمد دارالرحمت وسطی ربوہ دہم ۳۶
محمد داؤد دارالصدر شرقی ؍؍ ہشتم ۳۷
شریف احمد چوہدری دارالرحمت
شرقی ربوہ دہم (خادم) ۳۲
محمد اشرف ربوہ ہشتم ۲۹
ظفر اللہ خاں دارالرحمت وسطی ؍؍ ۲۲
بشارت الرحمٰن ظفر
دارالرحمت وسطی ربوہ نہم ۳۰
جاوید احمد دارالرحمت وسطی ربوہ ہشتم ۲۷
عبد اللطیف پاشا دارالصدر شرقی ربوہ
جماعت نہم ۲۶
عبد السلام ارشد جماعت نہم
دارالرحمت وسطی ربوہ ۳۳
آغا نسیم احمد خاں دارالصدر غربی ب ربوہ ہشتم ۲۶
محمد عالم ؍؍ شرقی ؍؍ ۳۱
داؤد خالد باجوہ ؍؍ نہم ۲۴
عبد الباری قیوم ؍؍ سوم (جامعہ) ۳۵
حامد دارالرحمت وسطی ربوہ نہم ۲۸
عبد الرشید راشد دارالصدر ج ؍؍ ؍؍ ۲۹
لئیق سلطان خالد ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۷
سعید احمد انجم دارالبرکات ربوہ ہشتم ۱۷
مقبول احمد دارالرحمت وسطی ؍؍ دہم ۲۳
انعام اللہ قریشی ؍؍ ؍؍ ۲۳
فضل احمد خاں دارالبرکات ؍؍ ۱۷
منیر الدین عبید اللہ دارالصدر ج ؍؍ ۲۹
محمد یحییٰ دارالصدر غربی ب ؍؍ ۲۴
نعیم الرحمٰن طارق دارالصدر شرقی نہم ۲۰

محمد افضل طاہر دارالنصر ربوہ ۱۷
نصیر الدین عبید اللہ دارالصدر ج ؍؍ ہشتم ۱۷
محمد رفیق اسد دارالرحمت غربی ؍؍ دہم ۲۴
الطاف الرحمٰن باب الابواب ؍؍ ہشتم ۲۷
قمر احمد دار الیمن ؍؍ ہشتم ۲۴
عزیز اللہ دارالرحمت وسطی ؍؍ ہشتم ۳۳
مسعود احمد دارالصدر شرقی ؍؍ ؍؍ ۲۲
صفی اللہ صادق دارالرحمت وسطی ؍؍ ؍؍ ۴۲ اول
داؤد احمد جلیل ؍؍ شرقی ؍؍ ؍؍ ۲۲
عبد الرفیق آصف ؍؍ غربی ؍؍ دہم ۲۵
عبد الحفیظ غزنوی دارالصدر ج ؍؍ ؍؍ ۳۰
منیر احمد دارالرحمت شرقی ؍؍ ہشتم ۲۷
جاوید محمود ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۸
عبد الماجد رحمانی دارالرحمت شرقی ربوہ ہشتم ۳۵
محمد ذکریا مبشر دارالصدر غربی ب ؍؍ ؍؍ ۳۵
عبد الشکور جاوید دارالرحمت شرقی ؍؍ دہم ۲۱
مجید احمد دارالبرکات ؍؍ ؍؍ ۲۱
مجیب اللہ خاں گوہر رحمت شرقی ؍؍ نہم ۳۲
نصیر احمد شاہ دارالصدر ج ؍؍ ہشتم ۳۱
سعادت محمود طارق رحمت شرقی ؍؍ ؍؍ ۲۵
عبد الحکیم ناصر گوجرانوالہ شہر ؍؍ نہم ۳۷
محمد ایوب ؍؍ میٹرک ۳۵
عبد المجید ؍؍ دہم ۲۱
مجید احمد ؍؍ نہم ۲۱
مبارک احمد حیدرآباد سندھ ہشتم ۱۹
شفیق احمد جاوید نوشہرہ نہم ۲۴
ضیاء احمد قمر ؍؍ ہشتم ۲۴
یوسف احمد ؍؍ ؍؍ ۲۸
لطف المنان خاں ؍؍ نہم ۳۰
رشید محمود جڑانوالہ دہم ۲۷
محمد اکرم ؍؍ ہشتم ۴۱ دوم
مبارک احمد نسیم ؍؍ دہم ۲۱
خواجہ نصیر اللہ خاں کوٹ مومن ضلع سرگودھا
جماعت ہشتم ۲۱

مجلس لاہور (حلقہ سلطانپورہ)

طاہر احمد ملک نہم ۳۷
ناصر محمود نہم ۳۶
بشیر احمد ہشتم ۱۷
عزیز احمد ؍؍ ۲۴

حلقہ کرشن نگر

محمد ارشد (غیر احمدی بچہ) ہشتم ۳۳
محمود احمد دہم ۳۵
عبد الکریم خاں ہشتم ۱۷
عبد الشکور ؍؍ ۱۷

حلقہ اسلامیہ پارک

داؤد احمد (پندرہ سال) دہم ۲۸
ملک منیر احمد ؍؍ ۳۵
محمد امین (سوا پندرہ سال) نہم ۲۴
ملک عبد الحفیظ ؍؍ ۳۵

حلقہ سنت نگر

مشتاق احمد نہم ۲۲

صادق احمد نعیم ہشتم ۳۰

حلقہ دہلی دروازہ باغ

محمد عیسیٰ درد نہم ۲۹
نعیم الرحمٰن درد ہشتم ۳۰

حلقہ بھاٹی گیٹ

بشارت احمد ہشتم ۱۷
مبارک احمد صابر ؍؍ ۳۱

حلقہ نیلا گنبد

رشید احمد انیس دہم ۳۱
محمد حبیب پرویز ہشتم ۳۱
محمود احمد ؍؍ ۳۴

حلقہ محمد نگر

عبد العزیز نہم ۳۳
نعیم احمد دہم ۳۳

مجلس کیمبل پور

مرزا عبد المجید ارشد نہم ۳۳
بشارت احمد شاکر دہم ۳۴

مجلس چک منگلا ضلع سرگودھا

عنایت اللہ مبشر دہم ۳۳
محمد اسلم شاد ہشتم ۳۰
عبد العزیز پنجم (جامعہ) ۲۸

مجلس چک ۹۹ شمالی سرگودھا

مظفر احمد (خادم) دہم ۲۸

مجلس گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

محمد منظور ہشتم ۳۶
مبارک احمد قمر ہشتم ۳۳

مجلس قصور

مبارک احمد ہاشمی دہم ۳۲
محمد سلیمان ہشتم ۳۶
مظہر اقبال ؍؍ ۳۴
ظفر احمد ؍؍ ۳۱

مجلس محمد آباد ضلع تھرپارکر

اقبال حیدر ربانی ہشتم ۲۵
عبد الحکیم خاں حلقہ مارٹن روڈ کراچی نہم ۲۹
محمود احمد ورک ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۷
جاوید احمد ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۹
بشیر احمد حلقہ رام سوامی دسعید منزل ؍؍ دہم ۳۵
گلزار احمد حلقہ فیڈرل ایریا ؍؍ نہم ۳۵
لال محمد ؍؍ ؍؍ ہشتم ۲۷
جمیل احمد طاہر ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۳۱
حمید احمد ملک ؍؍ ؍؍ ؍؍ ہشتم ۳۱
محمد الیاس لقاپوری حلقہ شرقی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۳۰
داؤد احمد قریشی پیر کالونی ؍؍ دہم ۳۲
طاہر احمد خان ناظم آباد ؍؍ ہشتم ۳۹
حمید انور ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۳۴
مبشر احمد خان ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۳۰
لطیف احمد حلقہ ناظم آباد کراچی نہم ۲۳
ابو الفیض محمد اسحاق ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲۵

(باقی)

ضروری اعلان

(مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد)

سید مہتاب شاہ صاحب سابق دیہاتی مبلغ جس جگہ ہوں وہ مجھے ربوہ میں آکر ملیں۔ مجھے ان سے ایک ضروری کام ہے۔ جس کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ وہ مجھے اطلاع دیں کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۵ء کے الفضل میں صفحہ ۳ و ۴ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۴ کے کالم ۲ میں "سیدہ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ" کے زیر عنوان پہلا فقرہ سہو کتابت سے غلط چھپ گیا ہے۔ اصل فقرہ یہ ہے:-
"سیرت و کردار۔ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا۔" احباب تصحیح فرمالیں۔

لیڈر (بقیہ)

• گہرائی اور پختگی کا نتیجہ ہے۔

سوال صحیح نقطۂ نظر کا ہے اسلئے سوال یہ ہے کہ صحیح نقطۂ نظر کیسے حاصل ہوتا ہے۔ سائنس نے ہمیں ایک دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اب کیس طرح معلوم ہو کہ کونسا راستہ کس طرف لے جاتا ہے۔ بے شک عقل نے ہمیں ایک مقام تک ضرور پہنچا دیا ہے۔ یہی مقام نازک ترین مقام ہے۔ انسان میں صرف عقل ہی تھی۔ سو عقل اپنا کام ختم کر چکی ہے کیا انسان اس مقام سے کسی رہنمائی کے بغیر صحیح راستہ پا سکتا ہے؟ کیا صانع کائنات نے ایسا کوئی انتظام کیا ہے کہ انسان اس دوراہے کے معمہ سے نکل سکے؟ ضرور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار

جہاں ہماری طاقتیں بالکل جواب دے دیتی ہیں اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ موجود ہوتا ہے۔ جو اس کو پکڑ لیتا ہے۔ سیدھے راستہ پر چل پڑتا ہے۔ اسی لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھ کر بھی اندیکھا کر دیتا ہے اور اپنی عقل کی بیچارگی اور حیرانگی کے باوجود اسی کی انگلی سے چمٹا رہتا ہے وہ سو فیصدی اس اندھیرے غار میں گر جاتا ہے جس میں شیطان اسے گرانا چاہتا ہے ٭

ڈاؤ (DOW) میڈیکل کالج کراچی میں داخلہ اور انٹرویو کی تاریخوں میں توسیع

بسلسلہ اعلان گزشتہ جملہ متعلقین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فرسٹ ایئر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کلاس ڈاؤ کالج میں داخلہ اور انٹرویو کی تاریخوں میں بہ طریق ذیل توسیع کر دی گئی ہے:-

۱- درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ:-
۸ ستمبر ۱۹۵۵ء - چار بجے شام تک

۲- انٹرویو کے لئے تاریخیں:-
۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء ساڑھے نو بجے صبح

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے فی صد شرح کے سربمہر ٹنڈر جو ترمیم شدہ ریٹ شیڈول پر مبنی ہوں۔ دستخط کنندہ ذیل ۲۵-۸-۵۵ کو بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر وصول کرے گا جو میرے دفتر سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۲۵ اگست کو ۳۰-۱۰ بجے تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز پبلک کے سامنے ساڑھے بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت بحساب شرح ٹنڈر	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	میعاد
(۱)	منٹگمری بجلی گھر میں ۱۰۰۰ × ۲ کلو واٹ ڈیزل جنریٹنگ سیٹ مہیا کرنا	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	۳ ماہ
(۲)	نمبر ۲۸ ہال کاک روڈ لاہور پر بچوں اور بالغوں کے سکول میں مزید عمارتی گنجائش کی تکمیل	۲۰۰۰۰/- روپے	۴۰۰/-	۳ ماہ
(۳)	لاہور میں سگنل شاپ کالونی میں سٹاف کوارٹروں کی پردہ اور حلالخوری کی دیواروں کی تعمیر	۲۲۰۰۰/-	۵۰۰/-	۳ ماہ
(۴)	لاہور سٹیشن پر نمبر ۸ پلیٹ فارم شیڈ کے EVE بورڈوں کی مرمت	۲۲۰۰۰/-	۵۰۰/-	۳ ماہ

(۵) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں اپنے سابقہ تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کرکے ۲۵ اگست ۱۹۵۵ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں درج کرا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۶) مفصل شروط و ہدایات نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

ڈویژنل پے ماسٹر صاحب کے پاس ۲۵ اگست سے قبل زرضمانت جمع کروا دینا ٹھیکیداروں کے لئے بہت مفید رہے گا۔ ٹھیکیداروں کو چاہئیے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ میں کامل اعداد درج کریں۔ کسور پرمشتمل ٹنڈر منظور نہیں کئے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

۵۸-۸-۱۶-۷-۱۲۸